

روم تصور کی بنیاد رکھتا ہے - نمبر گیارہ

نبوت کے تہرے اطلاق کی تفہیم: 11 ستمبر 2001ء اور لودکیائی ایڈونٹ ازم کے لیے
آخری آزمائشی عمل

Jeff Pippenger

2024-08-30

جس طرح 11 اگست 1840 نے ملر کے اختیار کردہ قواعد کی تصدیق کی تھی، اسی طرح 11 ستمبر 2001 کے بعد جو دیکھنے پر آمادہ تھے انہوں نے یہ دیکھا کہ فیوچر فار امریکہ کے اختیار کردہ نبوی اصول پچھلی بارش کا وہ حقیقی بائبل طریقہ کار تھے جو یسعیاہ کے باب اٹھائیس میں بیان کیا گیا ہے۔ مقدس تاریخ میں بیان کردہ اصلاحی خط پر خط کی تطبیق نے یہ ثابت کیا کہ 11 ستمبر 2001، 11 اگست 1840 کا اعادہ تھا۔

انہوں نے دیکھا کہ جب مکاشفہ باب دس کا زور آور فرشتہ 1840 میں اترتا، تو اس نے 2001 میں اپنے نزول کی تمثیل قائم کی۔ دونوں فرشتے اس وقت اترے جب اسلام سے متعلق ایک پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر یہ تحریک بڑھی کیونکہ مرد و زن نے اس طریقہ کار کی مؤثریت کا مثبت جواب دیا۔ لودکیائی سیونٹھ ڈے ایڈونٹزم کی قیادت کو 1989 میں وقت اختتام پر نظر انداز کر دیا گیا، اور اب وہ کلیسیا اپنے آخری امتحانی عمل میں داخل ہو گئی، جب کہ خداوند نے تیسرے فرشتے کی تحریک کو اپنے آخری زمانے کے ترجمانوں کے طور پر منتخب کرنا شروع کیا۔

آخری ایام کے لیے دیے گئے قواعد میں ایک اہم ترین قاعدہ نبوت کے سہ گنا اطلاق کا تھا۔ بالخصوص اُس وقت تین مصیبتوں کے سہ گنا اطلاق نے 11 ستمبر 2001 کے واقعے کی نہایت واضح طور پر تائید کی۔ جب اس حقیقت کی ایمانداری سے تحقیق کی گئی، تو جن کے دل سچ کی تلاش میں تھے اور جو اس وقت یرمیاہ کی "پرانی راہوں" کی طرف رہنمائی پا رہے تھے، انہوں نے نبوت کی تکمیل کے ساتھ ساتھ تیسرے فرشتے کی تحریک کی طرف سے اختیار کردہ نبوی تعبیر کے قواعد کی صحت کو بھی تسلیم کیا۔

یہ دیکھا گیا کہ پیش روؤں کی درست فہم کے مطابق مکاشفہ باب نو کی پہلی وائے کی تاریخ اسلام کی نمائندگی کرتی تھی۔ جھوٹا نبی محمد کو اُس تاریخ کا بادشاہ سمجھا گیا۔ اُس تاریخ میں اسلام نے رومی سلطنت پر حملے کیے، اور ان کی جنگی حکمت عملی کو خاص طور پر اچانک اور غیر متوقع وار کرنا قرار دیا گیا تھا۔ اسی حوالے سے یہ سمجھا گیا کہ اسلام کی یہی جنگی طرز لفظ "assassin" کی اشتقاقی بنیاد بنی۔ اُس تاریخ میں اسلام نے روم کی فوجوں کو نقصان پہنچایا، اور یہ مدت ایک سو پچاس سالہ وقتی نبوت کے مطابق اختتام پذیر ہوئی۔ جب وہ وقتی نبوت 27 جولائی 1449 کو ختم ہوئی تو دوسری وائے کی وقتی نبوت اور تاریخ شروع ہوئی۔

اس سے تین سو اکیانوے سال اور پندرہ دن کی ایک اور وقتی پیش گوئی شروع ہوئی، جو 11 اگست 1840ء کو ختم ہوئی۔ اس تاریخ میں اسلام کے پیغمبرانہ کام کی نمائندگی کرنے والا حکمران اوٹمن تھا، جسے پہلی مصیبت کی تاریخ میں محمد کے ذریعے مثالی طور پر ظاہر کیا گیا تھا۔ باب نو کہتا ہے کہ دوسری مصیبت کی تاریخ میں اسلام روم کی فوجوں کو ہلاک کرے گا۔ وہ بدستور اسی جنگی طرز کو اختیار کریں گے، یعنی اچانک اور غیر متوقع طور پر حملہ کریں گے، لیکن اُس تاریخ میں بارود پہلی بار ایجاد ہوا اور استعمال میں آیا، لہذا دوسری مصیبت ایک ایسے جنگی طریقے کی نمائندگی کرتی تھی جس کی مثال قاتل کے اچانک حملے سے ملتی تھی، اور اس میں دھماکہ خیز مواد بھی شامل تھا۔

11 ستمبر، 2001 کو اسلام کی تیسری ہائے نے اچانک دھماکا خیز مواد کے ذریعے روم کی روحانی افواج پر ضرب لگائی۔ اس واقعے نے نیوتی سچائی کے کئی سلسلوں کے آغاز کی نشاندہی کی، مگر یہ امر پہلی اور دوسری ہائے کے دو سابقہ گواہوں پر واضح طور پر قائم کیا جا چکا تھا۔ اس واقعے نے صاف طور پر دکھا دیا کہ جس طرح 11 اگست، 1840 کو، جب دوسری ہائے سے متعلق اسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی اور مکاشفہ دس کا فرشتہ نازل ہوا، ملیرائٹ تاریخ کو تقویت ملی، اسی طرح جب تیسری ہائے سے متعلق اسلام کی پیشگوئی آ پہنچی، تو اُس تاریخ کو مکاشفہ اٹھارہ کے فرشتے کے نزول کی علامت ٹھہرا۔

اب یہ بات کہی جا رہی ہے کہ میں نے اعلان کیا ہے کہ نیویارک کو طغیانی کی ایک لہر بہا لے جائے گی؟ میں نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ میں نے تو یہ کہا ہے کہ جب میں نے وہاں عظیم عمارتوں کو بنتے دیکھا، منزل پر منزل اٹھتی ہوئی، تو میں نے سوچا، 'جب خداوند زمین کو سخت ہلا دینے کے لیے اٹھ گا تو کتنے ہولناک مناظر رونما ہوں گے! تب مکاشفہ 18:1-3 کے الفاظ پورے ہوں گے۔' مکاشفہ کے اٹھارہویں باب کا پورا مضمون زمین پر آنے والی باتوں کے بارے میں ایک تنبیہ ہے۔ لیکن نیویارک کے بارے میں خاص طور پر میرے پاس کوئی روشنی نہیں، سوائے اس کے کہ مجھے معلوم ہے کہ ایک دن وہاں کی عظیم عمارتیں خدا کی قدرت کے پلٹنے اور الٹنے سے زمین بوس ہو جائیں گی۔ مجھے جو روشنی دی گئی ہے اس کے مطابق، مجھے معلوم ہے کہ دنیا میں تباہی موجود ہے۔ خداوند کا ایک ہی حکم، اس کی زبردست قدرت کا ایک لمس، اور یہ بھاری بھرکم عمارتیں گر پڑیں گی۔ ایسے مناظر رونما ہوں گے جن کی ہیبت کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ریویو اینڈ ہیرالڈ، 5 جولائی، 1906ء۔

فیوچر فار امریکہ کی تحریک کو پھر اُن لوگوں نے، جو دیکھنے کے لیے آمادہ تھے، میلرائٹ تحریک کے متوازی دیکھا۔ تیسرے افسوس کا اسلام اُس نقطے سے آگے پیغام کا ایک بنیادی عنصر بن گیا۔ الہام نے واضح طور پر تعلیم دی کہ جب مکاشفہ کا فرشتہ نازل ہوگا تو آخری بارش آ جائے گی۔

"آخری بارش خدا کی قوم پر برسنے والی ہے۔ ایک زور آور فرشتہ آسمان سے اترنے والا ہے، اور ساری زمین اس کے جلال سے روشن ہو جائے گی۔" ریویو اینڈ ہیرالڈ، 21 اپریل، 1891۔

جب یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے آخری بارش کی وسیع تر سمجھ کھولنا شروع کیا، تو اس نے اپنی قوم کی رہنمائی یوایل کی کتاب کی طرف کی، جو آخری بارش کے لیے ایک بنیادی حوالہ ہے۔ اسی مرحلے پر، ان لوگوں میں سے کچھ جو 11 ستمبر 2001 کے بعد تحریک میں شامل ہوئے تھے، نے یہ قرار دیا کہ یوایل کے وہ کیڑے جو خدا کی تاک کو تباہ کرتے ہیں—اور جو نصف شب کی پکار کی بیداری تک لے جاتے ہیں—اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ یہ دیکھ نہ سکے یا دیکھنا نہ چاہا کہ وہ کیڑے روم کی نمائندگی کرتے تھے۔

تین مصیبتوں کے بارے میں پیشین گوئی کے سہ گانہ اطلاق کو تسلیم کرنے سے پیدا ہونے والی طاقتور روشنی نے ان کے اس دعوے کو کہ حشرات اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں، ایک غیر مقدس عقلی سہارا فراہم کیا۔ ہمیشہ کی طرح، جب ایک انفرادی تعبیر کو قبول کر لیا جاتا ہے تو باطل مفروضے کو قائم رکھنے کی کوشش میں کلام مقدس کو توڑ مروڑ دیا جاتا ہے۔ اپنے موقف کو برقرار رکھنے کی کوشش میں انہوں نے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ مثال اور مصداق کے اصول کو نہیں سمجھتے تھے۔

علم الہیات اور بائبلیاتی مطالعات میں، "مثال" اور "مصداق" کی اصطلاحات دو عناصر کے درمیان اس تعلق کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں، جہاں ایک عنصر دوسرے کی پیشگی جھلک یا علامت کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یہ تصور اکثر "سایہ" اور "حقیقت" کی وسیع تر زمروں کے تحت آتا ہے۔

نمونہ عہد عتیق کا کوئی واقعہ، شخص یا ادارہ ہوتا ہے جو عہد جدید میں اس کے مطابق واقعہ، شخص یا ادارہ کے لیے پیش خیمہ یا پیشگی اشارہ بنتا ہے۔ یہ علامتی طور پر ایک پیش رو کا کردار ادا کرتا ہے۔ مصداق نمونے کی تکمیل یا تحقق ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کی طرف نمونے نے پیشگی اشارہ

کیا تھا۔ 'سایہ' اور 'حقیقت' کا تصور، نمونہ اور مصداق کے تعلق کے متوازی ہے۔ 'سایہ' (نمونہ) کی نمائندگی کرتا ہے، جبکہ 'حقیقت' (مصداق) کی۔

پس کوئی شخص تم پر کھانے پینے کی بابت، یا کسی تہوار، یا نئے چاند، یا سبت کے دنوں کی بابت فیصلہ نہ کرے۔ یہ آنے والی چیزوں کا سایہ ہیں، مگر حقیقت مسیح کی ہے۔ کلیسیوں 2:16، 17.

کیونکہ شریعت میں آنے والی اچھی چیزوں کا صرف سایہ ہے، نہ کہ خود ان چیزوں کی اصل صورت؛ اس لیے وہ ان قربانیوں کے وسیلے سے، جو ہر سال برابر پیش کی جاتی ہیں، آنے والوں کو کبھی کامل نہیں کر سکتی۔ عبرانیوں 10:1

11 ستمبر 2001 کے بعد یوٹیل کے بارے میں ہونے والے تنازعے میں، اور پاپائی روم کی صحیح شناخت میں—جیسے چار حشرات کی علامت سے ظاہر کیا گیا تھا اور یوں لاوڈیکائی ایڈونٹسٹ ازم کی بتدریج تباہی کا خاکہ سامنے آیا—ان لوگوں نے جو یہ دلیل دیتے تھے کہ یہ حشرات اسلام ہیں، نہ صرف تین مصیبتوں کے تین گنا اطلاق پر غیر روحانی انداز میں حد سے زیادہ زور دیا، بلکہ ان مثالوں کی بھی نشاندہی کی جو روم کی ضد مثال کی طرف اشارہ کرتی تھیں، اور یہ دعویٰ کیا کہ وہی مثالیں دراصل اسلام کی نشاندہی کرتی ہیں۔ یوں انہوں نے اس بات کا ثبوت دیا کہ یا تو وہ مثال اور ضد مثال کے اصول کو حقیقتاً سمجھتے نہیں تھے، یا ان کے نزدیک مثالوں کو مسخ کرنا مقصد کے حصول کو جائز ٹھہرانے کے لیے قابل قبول ذریعہ تھا۔

روم کے حوالے سے جاری موجودہ تنازعے میں ایک بار پھر اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ جو لوگ اس غلط تصور پر قائم ہیں کہ دانی ایل باب گیارہ، آیت چودہ کے 'لوٹنے والے' سے مراد ریاست ہائے متحدہ ہے، وہ نہ نبوت کی تہری تطبیق کو درست طور پر سمجھتے ہیں اور نہ ہی مثال اور ضد مثال کے اصول کو۔

جب وہ لوگ جو یہ رائے رکھتے ہیں کہ "غارٹ گران" ریاست ہائے متحدہ ہیں، اپنے موقف کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ روم کی تین صورتوں کے سہ گانہ اطلاق کے ایک اطلاق کا سہارا لیتے ہیں، تاکہ بظاہر یہ ثابت کریں کہ جدید روم، جو روم کا تیسرا مظہر ہے، ریاست ہائے متحدہ ہے۔ یہ اعتماد کرتے ہوئے کہ وہ ارادتاً جھوٹی گواہی نہیں دے رہے، اور یہ کہ وہ محض نبوت کے سہ گانہ اطلاق کے قواعد سے اندھی لاعلمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، وہ روم کی پہلی دو صورتوں کی ایک نبوتی خصوصیت کو بروئے کار لاتے ہیں اور یہ دلیل دیتے ہیں کہ روم کی تاریخ کی ایک خصوصیت جدید روم کی نشان دہی کرتی ہے۔

بت پرست روم، روم کی تین نبوتی تکمیلوں میں سے پہلی ہے۔ دانی ایل باب آٹھ میں بت پرست روم مذکور چھوٹا سینگ ہے۔ دانی ایل باب دو میں بت پرست روم ریاست داری ہے۔ دانی ایل باب سات میں بت پرست روم ایک دس حصوں پر مشتمل بادشاہی میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

روم کا دوسرا مظہر پاپائی روم ہے، جو باب آٹھ میں مؤنٹ "چھوٹا سینگ" ہے، اور باب دو میں "کلیسائی سیاست" ہے، اور باب سات میں وہ سینگ ہے جو خدا کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے اور تین سینگوں کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔ بت پرست روم ایک واحد قوت ہے، لیکن پاپائی روم دوہری قوت ہے، جو پاپائی کلیسا کو اس حیثیت میں پیش کرتی ہے کہ وہ بت پرست روم کے سابقہ سیاسی ڈھانچوں کے ریاستی امور پر حکمرانی کرتا ہے۔ 1798 میں پاپائی اقتدار کو مہلک زخم لگا، لیکن وہ کلیسا ہونا بند نہ ہوا؛ وہ صرف بائبل کی نبوت کے "حیوان" ہونے سے محروم ہوا، کیونکہ وہ سول اقتدار جو پہلے اس کے زیر اختیار تھا، سلب کر لیا گیا۔

دوسرا روم پاپائی روم ہے اور وہ بطور قوت (حیوان) بائبل کی نبوت میں صرف اسی وقت کارفرما رہا جب اسے اپنے کفرآمیز منصوبوں کی تکمیل کے لیے ریاستی طاقت پر قابو پانے کی صلاحیت حاصل تھی۔

پہلا روم ایک واحد قوت تھا، دوسرا روم دوہری قوت تھا اور تیسرا روم سہ گانہ قوت ہے۔ روم کے تینوں مظاہر پر وہی اصول لاگو ہوتے ہیں جو نبوت کے ہر سہ گانہ اطلاق پر لاگو ہوتے ہیں۔ نبوتی طور پر تین وائے، تین بابل، تین روم اور تین ایلیا ہیں۔ مثال اور ضد مثال کے حوالے سے، ہر سہ گانہ اطلاق کے پہلے دو مظاہر مثالی ہوتے ہیں جو تیسری تکمیل کا سایہ فراہم کرتے ہیں؛ اور یہی تیسری تکمیل ضد مثال اور نبوت کے اس سہ گانہ اطلاق کی حقیقت ہوتی ہے۔

روم کے حوالے سے، پہلے دو روم کی خصوصیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بت پرست اور پاپائی روم دونوں نے اپنے حکمران کو پونٹیفیکس میکسیمس کا لقب دیا تھا۔ لہذا جدید روم کے حکمران کا لقب بھی پونٹیفیکس میکسیمس ہوگا، ایسا لقب جو ریاست ہائے متحدہ کے کسی صدر کو کبھی نہیں دیا گیا۔ پہلے دو روموں نے اپنے مخصوص تاریخی دور میں تختِ اقتدار قائم کرنے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر قابو پایا تھا۔ 1798 تک کے عرصے میں ریاست ہائے متحدہ کے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر قابو پانے کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔

روم کے پہلے دو ادوار کے لیے ایک مخصوص مدت کی نشاندہی کی گئی تھی جس میں وہ بالادستی سے حکومت کریں گے۔ دانی ایل باب گیارہ کی آیت چوبیس میں بت پرست روم کے لیے 'ایک وقت' یعنی تین سو ساٹھ سال کی حکمرانی کی نشاندہی کی گئی ہے، جو 31 قبل مسیح کی جنگِ ایکٹیم سے لے کر 330 عیسوی تک رہی۔ بارہا پاپائی روم کو تین سینگ ہٹائے جانے کے بعد ایک ہزار دو سو ساٹھ سال تک حکومت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، 538 سے 1798 تک۔ اشعیا باب تینیس میں ریاستہائے متحدہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ستر علامتی سال تک، 'ایک بادشاہ کے دنوں' کی مانند، حکومت کرے گا، لیکن اپنی اس ستر علامتی سالہ حکمرانی سے پہلے اس نے کبھی تین جغرافیائی رکاوٹیں دور نہیں کیں۔

کتاب دانی ایل کے باب گیارہ، آیات 40 تا 42 میں جدید روم کو اس طرح دکھایا گیا ہے کہ وہ تین جغرافیائی رکاوٹوں—جنوب کے بادشاہ، ارضِ جمیل اور مصر—پر غالب آتا ہے، اور جب یہ تینوں رکاوٹیں شکست کھا کر روم کے تابع ہو جاتی ہیں تو وہ اڑدہا، حیوان اور جھوٹے نبی کے تہرا اتحاد کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ یوحنا یہ بھی بتاتا ہے کہ پاپائی حیوان کا جان لیوا زخم اچھا ہو جاتا ہے اور پھر وہ بیالیس علامتی مہینوں تک حکومت کرتا ہے۔

اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک کو گویا موت کی چوٹ کھایا ہوا دیکھا؛ اور اس کی مہلک چوٹ شفا پا گئی؛ اور ساری دنیا حیران ہو کر اس درندے کے پیچھے لگ گئی۔ اور انہوں نے اڑدہا کی عبادت کی جس نے درندے کو قدرت دی؛ اور انہوں نے درندے کی بھی عبادت کی اور کہا، اس درندے کی مانند کون ہے؟ کون اس سے جنگ کر سکتا ہے؟ اور اسے ایک منہ دیا گیا جو بڑی بڑی باتیں اور کفرگوئیاں کرتا تھا؛ اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ مکاشفہ 3:13-5۔

وہ درندہ جو اپنے مہلک زخم کے شفا پا جانے کے بعد بیالیس علامتی مہینوں تک حکمرانی کرتا ہے، رومی طاقت ہے۔

مکاشفہ 13 کی پیشگوئی یہ اعلان کرتی ہے کہ برہ جیسے سینگوں والے حیوان کی نمائندگی کرنے والی قوت 'زمین اور اس میں بسنے والوں' کو پاپائیت کی عبادت کرنے پر مجبور کرے گی — جو وہاں 'چیتے کی مانند' حیوان کے ذریعے علامتی طور پر ظاہر کی گئی ہے۔ ... پرانے اور نئے جہان دونوں میں، پاپائیت کو اتوار کی روایت کی توقیر کے ذریعے خراج عقیدت پیش کیا جائے گا، جو صرف رومی کلیسیا کے اختیار پر قائم ہے۔" عظیم کشمکش، 578۔

بت پرست روم، یعنی پہلا روم، نے دانی ایل باب گیارہ، آیت چوبیس کی تکمیل میں تین سو ساٹھ برس تک کامل اقتدار کے ساتھ حکومت کی، اور یہ اس کے بعد ہوا جب اس نے دانی ایل باب آٹھ، آیت نو کی تکمیل میں تین جغرافیائی رکاوٹیں ہٹا دیں۔

پاپائیت، روم ثانی، نے کلام مقدس کے متعدد مقامات کی تکمیل میں بارہ سو ساٹھ سال تک پورے اختیار کے ساتھ حکمرانی کی، اور یہ اس کے بعد ہوا جب اس نے دانیال باب سات، آیات آٹھ اور بیس کی تکمیل میں تین جغرافیائی رکاوٹیں دور کر دیں۔

جدید روم دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں بادشاہ جنوب پر غالب آتا ہے، اور پھر آیت اکتالیس میں وہ سرزمین جلال پر اور آیت بیالیس میں مصر پر غالب آتا ہے۔ جدید روم دانی ایل کے باب گیارہ کا بادشاہ شمال ہے۔

پہلا روم، یعنی بت پرست روم، ایک ستمگر طاقت تھا، اور دوسرا روم، یعنی پاپائی روم، ایک ستمگر طاقت تھا، لہذا جدید روم ایک ستمگر طاقت ہوگا۔

امریکہ جدید روم کے ذریعے انجام دی جانے والی ایذا رسانی کے تیسرے دور میں حصہ لے گا، لیکن اس سے امریکہ کی شناخت پاپائی طاقت کے طور پر نہیں ہوتی؛ یہ صرف آخری ایام میں پاپائی طاقت کے ساتھ امریکہ کے تعلق کی ایک خصوصیت کی نشاندہی کرتا ہے۔

جو لوگ یہ دلیل دینا چاہتے ہیں کہ آخری دنوں میں ریاستہائے متحدہ "تمہاری قوم کے لٹیرے" ہیں، وہ ریاستہائے متحدہ کی غلط نشاندہی کے لیے "تین روم" کے سہ گانہ اطلاق سے کام لیتے ہیں۔ سہ گانہ اطلاق کے تناظر میں ان کا ناقص طریقہ کار پہلے دو "روم" کی ایک خصوصیت کی نشاندہی پر مبنی ہے، اور وہ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ روم کی ایک نبوی خصوصیت، نہ کہ خود روم، ہی تیسرا "روم" ہے۔

وہ 321 عیسوی میں قسطنطین کے پہلے تاریخی اتوار کے قانون اور 538 عیسوی میں پوپائی روم کے اتوار کے قانون کی نشاندہی کرتے ہیں تاکہ یہ دعویٰ کریں کہ امریکہ میں جلد آنے والا اتوار کا قانون امریکہ کو جدید روم قرار دیتا ہے، اور اپنی غلط اطلاق میں وہ یسوع کی اُس تنبیہ کو بھی اتوار کے قانون سے جوڑ کر معاملہ خلط ملط کر دیتے ہیں جو دانیال کے بیان کردہ "ویرانی کی مکروہ چیز" کے وقت بھاگ نکلنے کے بارے میں ہے۔ یسوع نے جس "ویرانی کی مکروہ چیز" کا ذکر کیا، وہ آخری دنوں میں دو اتوار کے قوانین کی طرف اشارہ کرتی ہے، لیکن اس کی علامت بہت مختلف ہے، کیونکہ وہ بھاگ نکلنے کی تنبیہ ہے، نہ کہ حیوان کے نشان سے بچنے کی تنبیہ۔ ان کا ناقص خیال تو اس حقیقت کا ذکر تک نہیں کرتا کہ آخری دنوں میں دو مخصوص اتوار کے قوانین ہوں گے۔

پس جب تم اس اجاڑنے والی مکروہ چیز کو، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا، مقدس مقام میں کھڑی دیکھو (جو کوئی پڑھے، وہ سمجھ لے)، تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔ جو چہت پر ہو وہ اپنے گھر سے کچھ لینے کو نیچے نہ اترے۔ اور جو کھیت میں ہو وہ اپنے کپڑے لینے کو واپس نہ لوٹے۔ اور ان دنوں حاملہ عورتوں اور دودھ پلاتیوں پر افسوس! لیکن دعا کرو کہ تمہارا بھاگنا نہ جاڑے میں ہو اور نہ سبت کے دن۔ متی 24:15-20۔

"تباہی کی مکروہ چیز، جس کا ذکر دانی ایل نبی نے کیا،" وہ نشان تھا جو یسوع نے اپنے لوگوں کو دیا تاکہ وہ پہچان سکیں کہ انہیں یروشلم کی آنے والی تباہی سے کب بھاگ نکلنا چاہیے، جب بت پرست روم نے محاصرہ کیا اور پھر سن 66 سے 70 عیسوی تک ہیکل اور شہر کو تباہ کر دیا۔

یسوع نے سن 70ء شاگردوں کے سامنے اُن فیصلوں کا اعلان کیا جو مرتد اسرائیل پر آنے والے تھے، اور بالخصوص اس انتقامی بدلے کا جو اُن پر مسیح کو رد کرنے اور اُسے صلیب پر چڑھانے کے سبب آئے گا۔ بولناک انجام سے پہلے غیر مبہم نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ وہ خوفناک گھڑی اچانک اور تیزی سے آئے گی۔ اور نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں کو خبردار کیا: 'پس جب تم دیکھو کہ ویرانی کی مکروہ چیز، جس کا ذکر نبی دانی ایل نے کیا تھا، مقدس مقام میں کھڑی ہے (جو پڑھتا ہے وہ سمجھ لے) تو جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔' متی 24:15، 16؛ لوقا 21:20، 21۔ جب رومیوں

کے بت پرستانہ پرچم مقدس زمین پر، جو شہر کی فصیل سے باہر کچھ فرلانگ تک پھیلی ہوئی تھی، نصب کیے جائیں گے، تو مسیح کے پیروکاروں کو فرار میں سلامتی تلاش کرنی تھی۔ جب یہ انتباہی نشان دکھائی دے، تو جو بچ نکلنا چاہیں انہیں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ ...

"یروشلم کی تباہی میں ایک بھی عیسائی ہلاک نہیں ہوا۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو پہلے ہی خبردار کر دیا تھا، اور جن سب نے اُس کے کلام پر ایمان کیا، وہ وعدہ کیے گئے نشان کے منتظر رہے۔ ... بلا تاخیر وہ ایک محفوظ جگہ کی طرف بھاگ نکلے — پیلہ شہر، جو یردن کے پار پیریا کی سرزمین میں تھا۔" The Great Controversy, 25, 30.

جب 538ء کا سال قریب آیا، اس دور کے مسیحیوں نے یہ پہچانا کہ کلیسیا بت پرستی کے مذہب کے ساتھ سمجھوتے کے سبب آلودہ ہو گئی تھی، اور مسیح کی تنبیہ کی بنیاد پر، نیز دوسرا تھسلنیکیوں باب دو میں رسول پولس کی گواہی کے ذریعے ملی روشنی کے ساتھ مل کر، وہ بارہ سو ساٹھ برس کے نبوتی بیابان میں بھاگ نکلے۔

لیکن مسیح کی آمد سے پہلے مذہبی دنیا میں وہ اہم پیش رفتیں، جن کی پیشگوئی کی گئی تھی، رونما ہونی تھیں۔ رسول نے کہا: 'ذہن سے جلد مت متزلزل ہو اور نہ گھبراہٹ میں پڑو— نہ کسی روح کے سبب سے، نہ کسی کلام سے، نہ کسی ایسے خط کے ذریعے جو گویا ہماری طرف سے ہو— یہ کہ مسیح کا دن آ پہنچا ہے۔ کوئی تمہیں کسی طرح دھوکا نہ دے؛ کیونکہ وہ دن نہ آئے گا جب تک پہلے ارتداد نہ ہو جائے اور گناہ کا آدمی، ہلاکت کا فرزند، ظاہر نہ ہو؛ جو مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو پر اس سے بلند کرتا ہے جو خدا کہلاتا ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے؛ یہاں تک کہ وہ خدا بن کر خدا کے بیکل میں بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو خدا دکھاتا ہے۔'

پولس کی باتوں کا غلط مطلب نہیں نکالا جانا چاہیے تھا۔ یہ تعلیم نہیں دی جانی چاہیے تھی کہ انہوں نے خاص مکاشفہ پا کر تسالونیکیوں کو مسیح کی فوری آمد کے بارے میں خبردار کیا تھا۔ ایسی بات ایمان میں انتشار پیدا کرے گی؛ کیونکہ مایوسی اکثرے اعتقادی کی طرف لے جاتی ہے۔ لہذا رسول نے بھائیوں کو تنبیہ کی کہ اُس کی طرف منسوب ایسا کوئی پیغام قبول نہ کریں، اور اُس نے اس حقیقت پر زور دیا کہ پاپائی اقتدار، جسے نبی دانی ایل نے نہایت وضاحت سے بیان کیا ہے، ابھی ابھرنا تھا اور خدا کی قوم کے خلاف جنگ چھیڑنی تھی۔ جب تک یہ قوت اپنا مہلک اور کفر آمیز کام پورا نہ کر لے، کلیسیا کے لیے اپنے خداوند کی آمد کی راہ دیکھنا بے سود تھا۔ 'کیا تمہیں یاد نہیں، پولس نے پوچھا، کہ جب میں ابھی تمہارے پاس تھا تو میں نے تمہیں یہ باتیں بتائی تھیں؟'

حقیقی کلیسیا کو گھیر لینے والی آزمائشیں نہایت بولناک تھیں۔ یہاں تک کہ جب رسول لکھ رہا تھا، اُس وقت بھی 'بدکاری کا بھید' پہلے ہی کام کرنا شروع کر چکا تھا۔ آئندہ جو واقعات رونما ہونے لگے وہ 'شیطان کے کام کے مطابق، ساری قدرت اور نشانوں اور جھوٹے عجائبات کے ساتھ، اور ہلاکت پانے والوں میں ناراستی کے ہر طرح کے فریب کے ساتھ' ہونے لگے۔

"جو 'محبتِ حق' کو قبول کرنے سے انکار کریں، اُن کے بارے میں رسول کا بیان نہایت سنجیدہ ہے۔ 'اسی سبب سے، اُس نے اُن سب کے بارے میں کہا جو جان بوجھ کر حق کے پیغامات کو رد کریں، خدا اُن پر زور اور گمراہی بھیجے گا تاکہ وہ جھوٹ پر ایمان لائیں: تاکہ وہ سب مجرم ٹھہریں جنہوں نے حق پر ایمان نہ لایا بلکہ ناراستی میں لذت پائی۔' انسان خدا کی طرف سے رحمت کے ساتھ بھیجی گئی تنبیہات کو بلا سزا رد نہیں کر سکتے۔ جو لوگ ان تنبیہات سے منہ موڑنے پر اصرار کرتے ہیں، خدا اُن سے اپنی روح واپس لے لیتا ہے اور انہیں اُن دھوکوں کے حوالے کر دیتا ہے جن سے وہ محبت رکھتے ہیں۔" رسولوں کے اعمال، 265، 266.

بت پرستی اور کلیسیا کے درمیان سمجھوتہ اس دور کے مسیحیوں کے لیے وہ انتباہی علامت تھا جس نے انہیں پاپائی روم سے علیحدہ ہونے پر آمادہ کیا، لیکن یہ نوٹ کرنا چاہیے کہ یسوع کے بھاگ نکلنے کے انتباہ

کے بارے میں پولس نے جو روشنی ڈالی تھی، اسی عبارت کو ولیم ملرنے یوں سمجھا کہ کتابِ دانی ایل کا "روزانہ" بت پرست روم کی نمائندگی کرتا ہے۔ بت پرست روم کے روکنے والے کردار اور پھر پاپائی روم کے تخت نشین ہونے کے لیے ہٹ جانے کے درمیان موجود نبوتی رشتہ ایک ایسی سچائی تھی جسے سمجھنا لازم تھا، کیونکہ اس نبوتی رشتے کو نہ پہچاننے کے نتائج اُن پر قوی گمراہی لے آئیں گے جو اس سچائی سے محبت نہیں رکھتے تھے۔ بہن واٹ اسی تاریخ پر بات کرتی ہیں:

جو وفادار رہنا چاہتے تھے، اُن کے لیے اُن فریب کاریوں اور منکرات کے خلاف ثابت قدم رہنا ایک کڑی جدوجہد کا متقاضی تھا جو پادریانہ لباس میں بھیس بدل کر کلیسیا میں داخل کی گئی تھیں۔ بائبل کو ایمان کے معیار کے طور پر قبول نہیں کیا جاتا تھا۔ مذہبی آزادی کے عقیدے کو بدعت قرار دیا جاتا تھا، اور اس کے حامیوں سے نفرت کی جاتی اور انہیں مطرود ٹھہرایا جاتا تھا۔

طویل اور شدید کشمکش کے بعد، وفاداروں کی ایک قلیل جماعت نے فیصلہ کیا کہ اگر مرتد کلیسیا پھر بھی اپنے آپ کو باطل اور بت پرستی سے آزاد کرنے سے انکار کرے تو اس کے ساتھ ہر طرح کا اتحاد ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے دیکھا کہ اگر وہ خدا کے کلام کی اطاعت کرنا چاہتے تھے تو جدائی ایک قطعی ضرورت تھی۔ وہ اپنی جانوں کے لیے مہلک غلطیوں کو برداشت کرنے کی جرات نہ کرتے تھے، اور نہ ہی ایسا نمونہ قائم کرنا چاہتے تھے جس سے ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو۔ امن اور اتحاد کو یقینی بنانے کے لیے وہ ایسی ہر رعایت دینے کو تیار تھے جو خدا سے وفاداری کے مطابق ہو؛ لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اصول کی قربانی کے عوض حاصل کیا گیا امن بھی حد سے زیادہ گراں قیمت ہوگا۔ اگر اتحاد صرف حق اور راستبازی پر سمجھوتہ کر کے ہی حاصل ہو سکتا ہے، تو پھر اختلاف رہے، بلکہ جنگ بھی ہو۔ عظیم کشمکش، 45، 46.

آخری زمانے میں ریاستِ متحدہ اور پاپائیت کے درمیان نبوتی تعلق کو پولس کی اس نشاندہی کے ذریعے بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے اور اس پر زور دیا گیا ہے، جو 538 عیسوی تک کے عرصے میں بت پرست اور پاپائی روم کے تعلق سے متعلق ہے۔ روم کے سہ گانہ اطلاق میں، بت پرست روم نے یسوع کے اُن الفاظ کو پورا کیا جن میں "اجاڑنے والی مکروہ چیز" کو بھاگ نکلنے کی نشانی قرار دیا گیا تھا، اور پاپائی روم نے بھی یسوع کے الفاظ کو پورا کیا۔ سسٹر واٹ مسیح کے الفاظ کی ایک اور تکمیل کی نشاندہی کرتی ہیں۔

یہ وقت نہیں کہ خدا کے لوگ دنیا سے دل لگائیں یا اپنا خزانہ دنیا میں جمع کریں۔ وہ وقت دور نہیں جب ہم ابتدائی شاگردوں کی طرح سنسان اور ویران جگہوں میں پناہ ڈھونڈنے پر مجبور ہوں گے۔ جس طرح رومی فوجوں کے یروشلم کے محاصرے نے یہودیہ کے مسیحیوں کے لیے فرار کا اشارہ دیا تھا، اسی طرح ہماری قوم کی طرف سے پاپائی سبت نافذ کرنے کے فرمان کے ذریعے اختیار کا استعمال ہمارے لیے ایک انتباہ ہوگا۔ پھر بڑے شہروں سے نکلنے کا وقت ہوگا، اور اس کے بعد چھوٹے شہروں کو بھی چھوڑنے کی تیاری کرنی ہوگی، تاکہ پہاڑوں کے درمیان الگ تھلگ مقامات میں گوشہ نشین گھروں میں جا بسیں۔ ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 464.

مسیح کے زمانے کے مسیحیوں کے لیے اس انتباہ نے یہ بتا دیا کہ یروشلم سے کب نکل جانا چاہیے۔ پانچویں اور چھٹی صدی میں مسیحیوں کے لیے اس انتباہ نے انہیں بیابان کی طرف فرار ہونے پر آمادہ کیا۔

اور وہ عورت بیابان میں بھاگ گئی جہاں اس کے لیے خدا کی طرف سے ایک جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ اسے وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک کھلایا جائے۔ اور اس عورت کو ایک بڑے عقاب کے دو پر دیے گئے تاکہ وہ بیابان میں اپنی جگہ اڑ کر چلی جائے جہاں وہ سانپ کے حضور سے ایک زمانہ اور زمانے اور آدھا زمانہ تک پرورش پاتی ہے۔ اور سانپ نے عورت کے پیچھے اپنے منہ سے ایک سیلاب کی مانند پانی اگلا تاکہ اسے سیلاب سے بہا لے جائے۔ اور زمین نے عورت کی مدد کی اور زمین نے اپنا منہ کھولا اور اس سیلاب کو نگل لیا جو اڑدہا نے اپنے منہ سے اگلا تھا۔ اور اڑدہا عورت پر غضبناک ہوا اور

اس کی نسل کے باقی لوگوں سے جنگ کرنے کو گیا جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔ مکاشفہ 12:6، 15-17۔

یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کے آغاز سے واضح کرتے ہیں، کیونکہ وہ الفا اور اومیگا ہے۔ پاپائی روم کی تاریخ میں ویرانی کی مکروہ چیز کی تنبیہ اس وقت پہچانی گئی جب یہ تسلیم کیا گیا کہ پاپائی اقتدار مقدس مقام میں کھڑا ہے۔

یہ انتباہ متی، مرقس اور لوقا نے قلم بند کیا ہے، اور ہر حوالہ الفاظ میں معمولی فرق رکھتا ہے۔ متی کہتا ہے، "پس جب تم ویرانی کے مکروہ کو، جس کا ذکر دانی ایل نبی نے کیا، مقدس جگہ میں کھڑا ہوا دیکھو"، اور مرقس کہتا ہے، "جب تم ویرانی کے مکروہ کو، جس کا ذکر دانی ایل نبی نے کیا، وہاں کھڑا ہوا دیکھو جہاں اسے ہونا نہیں چاہیے۔" لوقا کہتا ہے، "جب تم یروشلم کو لشکروں سے گھرا ہوا دیکھو، تو جان لو کہ اس کی ویرانی نزدیک ہے۔ تب جو یہودیہ میں ہوں وہ پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔"

تینوں گواہیاں ایک ساتھ منطبق ہوتی ہیں۔ ایک زیادہ مخصوص اطلاق میں، لوقا کا یہ حوالہ کہ یروشلم فوجوں سے گھرا ہوگا اس انتباہ کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب بت پرست روم نے 66 عیسوی میں یروشلم کا محاصرہ شروع کیا تو جو مسیحی ابھی یروشلم میں تھے انہیں فوراً نکل جانا چاہیے تھا۔ متی کے "مقدس جگہ" کے حوالہ کی مطابقت پولس کے اس تعارف سے ہے جس میں وہ "گناہ کے آدمی" کی نشاندہی کرتا ہے جو "خدا کے بیکل میں بیٹھتا ہے اور اپنے آپ کو خدا ظاہر کرتا ہے"، اس طرح "مکروہ ویرانی" کی پاپائی تکمیل کی نمائندگی ہوتی ہے۔ مرقس "مکروہ ویرانی" کو وہاں کھڑا دکھاتا ہے جہاں اسے نہیں ہونا چاہیے، اور یہ آخری ایام میں ایڈونٹسٹ تحریک کو دیے گئے فرار کے انتباہ سے مطابقت رکھتا ہے۔ ان میں سے دو انتباہات اس حکم کے ساتھ وابستہ ہیں کہ جو کوئی اس انتباہ کو پڑھے وہ سمجھ لے، اور یہ سب ایک ایسی نشانی کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو اس دور کے مسیحیوں کو یہ بتانے کے لیے تھی کہ انہیں فرار اختیار کرنا ہے۔

تہری تطبیق کے غلط اطلاق کو وہ لوگ مسخ کرتے ہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ "تیری قوم کے لٹیرے" ریاست ہائے متحدہ ہیں، اور یہ غلط اطلاق اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ جب ریاست ہائے متحدہ میں اتوار کے قانون کے موقع پر "ویرانی کی مکروہ چیز" پوری ہو جاتی ہے، تو اس کے بعد نافذ ہونے والا اتوار کا قانون ریاست ہائے متحدہ کو جدید روم کے طور پر شناخت کرتا ہے، کیونکہ بت پرست اور پاپائی روم دونوں نے پہلے اتوار کا قانون نافذ کیا تھا۔

اس غلط تطبیق کا مسئلہ یہ ہے کہ بت پرست روم کا اتوار کا قانون 321 عیسوی میں نافذ ہوا، لیکن بت پرست روم کی "ویرانی کا مکروہ" کی تکمیل 66 عیسوی میں ہوئی، یعنی 321 عیسوی کے اتوار کے قانون سے 255 سال پہلے۔ اسی طرح، وہ سمجھوتہ جس نے "گناہ کے آدمی" کو جنم دیا، پولس کے زمانے ہی میں جاری تھا، جس نے کہا تھا کہ "بدکاری کا بھید پہلے ہی سے کارفرما ہے"، پھر بھی پاپائی اتوار کا قانون چار سے زیادہ صدیوں بعد آیا۔ نبوت کی تین گنا تطبیق میں پہلے دو گواہ آخری دنوں کی تیسری تکمیل کی خصوصیات متعین کرتے ہیں۔ آخری دنوں میں "ویرانی کا مکروہ"، دو تاریخی گواہیوں اور مسیح کے کلمات کے تین بائبل بیانات کی بنیاد پر، فرار کی تنبیہ کی نمائندگی کرتا ہے، نہ کہ اتوار کے قانون کے نفاذ کی۔

اگلے مضمون میں ہم کھول کر بتائیں گے کہ قائم شدہ اصولوں کے تناظر میں، جو نبوت کی سہ گانہ تطبیق سے متعلق ہیں، یہ تطبیق کیوں ناقص ہے، اور مسیح کی دی ہوئی تنبیہ کے تناظر میں اتوار کے قانون کی شناخت نبوتی تاریخ کی غلط تصویر کشی کیوں ہے۔

"بت پرستی اور مسیحیت کے درمیان اس سمجھوتے کے نتیجے میں 'گناہ کے آدمی' ظاہر ہوا، جس کی نبوت میں پیشین گوئی کی گئی تھی کہ وہ خدا کی مخالفت کرے گا اور اپنے آپ کو خدا سے بھی

بلند کرے گا۔ جھوٹے مذہب کا وہ عظیم الشان نظام شیطان کی طاقت کا شاہکار ہے - اس کی اُن
کوششوں کی یادگار کہ وہ تخت نشین ہو کر زمین پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرے۔"
عظیم کشمکش، 50۔